بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۳ صلح ۱۳۴۹ش ۔ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اچھی ہے البتہ ابھی کسی قدر تکلیف باقی ہے ۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن تکلیف ابھی چل رہی ہے ۔ احباب حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۲۲ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت معمولاً چل رہی ہے کبھی کبھی ضعفِ قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے ۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے ۔ آمین ۔

ربوہ ۲۲ صلح ۔ حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پرسوں سے پھر بخار ہو گیا ہے نیز کھانسی کی تکلیف تاحال زیادہ ہے ۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد عرفان خاں صاحب آف مانسہرہ کو امیر علاقائی پشاور و ڈیرہ ڈویژن تا ۳۰؍۴؍۷۱ء منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں ۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۳۰؍ دسمبر ۱۹۶۹ء کو مکرم ہدایت احمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل ابن حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور عزیزہ رحیلہ تسکین صاحبہ بنت مکرم فضل احمد صاحب مرحوم (جو محترم ڈاکٹر فتح دین صاحب مرحوم آف پشاور کی پوتی ہیں) کی تقریبِ شادی عمل میں آئی ۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کا نکاح ۲۹؍ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا ۔

بارات ۳۰؍ دسمبر کو ربوہ سے مڑھ بلوچاں (ضلع شیخوپورہ) روانہ ہوئی اور تقریب رخصتانہ کے بعد اسی روز شام کو واپس آئی ۔ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں دعا محترم جناب ماسٹر علی محمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی ۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے ۔

آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی پہلی ہی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دُعا کی تعلیم دی ہے

دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں سے بچاتی ہو

"غور سے قرآنِ کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ پہلی ہی سورہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو ۔ پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اُس سے بچنے کی دعا ہے ۔ مَیں بار بار کہہ چکا ہوں کہ منعم علیہ چار قسم کے لوگ ہیں ۔ اوّل نبی، دوم صدیق، سوم شہید، چہارم صالحین ۔ پس اس دعا میں گویا ان چاروں گروہوں کے کمالات کی طلب ہے ۔ نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں ۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ الآیۃ یعنی خدا تعالیٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتی ہیں ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے ۔ جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے ۔ اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے ماموروں اور مرسلوں کا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں ۔"

(الحکم ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

"حسب منطوق آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ خالص محمدی گروہ جو ہر ایک پلید ملونی اور آمیزش سے پاک اور توبہ نصوح سے غسل دیئے ہوئے ایمان اور دقائق عرفان اور علم اور عمل اور تقویٰ کے لحاظ سے ایک کثیر التعداد جماعت ہے یہ اسلام میں صرف دو گروہ ہیں یعنی گروہ اوّلین و گروہ آخرین جو صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے ۔ اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے اس لئے اس سورۃ میں اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے فقرہ سے مراد یہی دونوں گروہ ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنی جماعت کے اور مسیح موعود مع اپنی جماعت کے ۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتداء سے اِس اُمت میں دو گروہ ہی تجویز فرمائے ہیں اور انہی کی طرف سورہ فاتحہ کے فقرہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں اشارہ ہے (۱) ایک اوّلین جو جماعت نبوی ہے (۲) دوسرے آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے ۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۱)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ صلح ۱۳۴۹ ہش

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے

(۲)

موجودہ زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ نے آسمانی روشنی کا انکار کیا اور محض عقل پر تمام بوجھ ڈال دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم زندگی کے تمام مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ یورپ نے مادی ترقی بے شک بہت کر لی ہے لیکن چونکہ عقل کو الہام کی روشنی سے الگ کر لیا گیا ہے اس لئے زندگی کے مسائل لاینحل ہو گئے ہیں اور آج ہم جو بدعنوانیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہیں تو محض عقل سے اس کا تدارک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایک بُرائی کا علاج کرنے سے دس بُرائیاں اور پیدا ہو جاتی ہیں۔ آج کل نوجوانوں میں سخت ہیجان پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم صرف مادی زندگی تک محدود ہو گئے ہیں اور روحانی اقدار اور ان کے منبع سے غیریت اختیار کر چکے ہیں اس لئے زندگی کا تمام کاروبار درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ اور یہ جو ہم مادی ترقی دیکھتے ہیں یہ ہمیں ایک ایسے اندھیرے اور عمیق غار میں لئے جا رہی ہے جہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ الّا ماشاء اللہ۔

اِس وقت سب سے بڑی ضرورت جس امر کی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دانشور سر جوڑ کر بیٹھیں اور معلوم کریں کہ انسانی زندگی کا کوئی مدعا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عام لوگ تو اس بات پر کبھی غور ہی نہیں کرتے۔ صرف وہ لوگ جو اس دنیا کے حقائق پیدائش اور بیماری اور موت پر غور کرتے ہیں وہ ضرور اس امر کا کھوج بھی لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کا مدعا کیا ہے۔ چنانچہ فلسفہ جو ایک قدیم علم ہے شروع ہی سے اس امر کی تلاش میں لگا ہوا ہے کہ زندگی کا مدعا معلوم کیا جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ فلسفہ کے کئی سکول بن گئے ہیں۔ سب سے پہلے جو فلسفہ تحریری طور پر ملتا ہے وہ یونانی داناؤں کا فلسفہ ہے ایک وقت تھا کہ یونان میں بہت سے فلاسفر پیدا ہوئے جنہوں نے زندگی کا مدعا معلوم کرنے کے لئے اپنی عمریں صرف کر دیں۔ ان فلاسفروں کی سوانح حیات کا مطالعہ کیا جائے اور ان کے خیالات دیکھے جائیں تو ہر فلسفی اپنے اپنے اصولوں کی وضاحت کرتا ہوا نظر آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا۔

ایک فلسفی اگر کہتا ہے کہ زندگی کا مدعا زیادہ سے زیادہ مسرّت حاصل کرنا ہے تو دوسرا اس کے بالکل برعکس فرض شناسی کو زندگی کا مدعا مقرر کرتا ہے۔ اس طرح فلسفہ کی بہت سی قسمیں بن گئی ہیں۔ تاریخ فلسفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا فلسفی نئے نئے اصول گھڑتا ہے۔ ایک تیسرا فلسفی دونوں کی تردید کرتا ہے۔ فلسفہ اگرچہ دنیوی حقائق ہی سے استنباط کیا جاتا ہے لیکن اس کا اکثر حصّہ قیاسی ہوتا ہے۔ لیکن عملی سائنس نے فلسفہ کو کائنات کے حقائق کے ساتھ منضبط کر دیا ہے۔ تاہم سائنس جو حواسِ خمسہ کے ادراک سے باہر نہیں جاتی خود اس کی یہ حالت ہے کہ آج جو بات حقیقت نظر آتی ہے کل وہ محض خیالی بن جاتی ہے۔ مثلاً پہلے زمانے کے فلاسفروں نے عناصر کو چار قسموں پر مشتمل کیا تھا۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی اور آگ یہ چار عناصر ہیں اور اسی تقسیم پر تمام سائنس اور فلسفہ کی بنیادیں تیار کی تھیں۔ تمام علوم میں یہی تقسیم چلتی تھی۔ چنانچہ قدیم طب میں بھی یہی چار عناصر کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ عناصر کی تعداد سَو سے بھی زیادہ ہے۔ اس طرح علوم و فنون کی تمام وہ عمارت منہدم ہو گئی ہے۔ اور اب تو سائنس نے اتنی ترقی کی ہے کہ ایٹم کی بھی تقسیم معلوم کر لی ہے اور یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ مختلف عناصر کے اجزاء کیا ہیں اور ان کی آپس میں کیا نسبت ہے ٭

(باقی)

متفرقات

زندگانی ہے دوبدو کا کھیل
تُو سے مَیں کا ہے۔ مَیں سے تُو کا کھیل
آپ فصلِ بہار کہہ لیجے
یہ گلستاں ہے رنگ و بُو کا کھیل

یہ امن کا پیغام ہے۔ پیغام ہے لوگو
اسلام ہے اسلام ہے اسلام ہے لوگو
پیغام یہ دیتا ہے مسیحائے زمانہ
حُجّت کا اس نے کر دیا اتمام ہے لوگو
پھر حج کے لئے نکلے ہیں کچھ بے سروساماں
باندھا ہُوا اخلاص کا احرام ہے لوگو

شاہراہ تک تو آن پہنچے ہیں
قصرِ شاہ تک تو آن پہنچے ہیں
اگلی منزل ان کی اِلّا اللہ
لا الٰہ تک تو آن پہنچے ہیں

تنویر

سُورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ اطفال کی سہولت کے لئے یہ آیات موٹے حروف میں طبع کروائی گئی ہیں جن مجالس کو ضرورت ہو تو وہ مجلس مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔ قائدینِ اضلاع بھی اپنی ضرورت سے آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خلافت ثالثہ کی تحریکات ـــــــ اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

مورخہ ۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(سورۃ النور ع ۷)

خلیفہ راشد کا انتخاب

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ تخلیق کائنات کی انتہا قیام خلافت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

(بقرہ ع ۴)

خلافت اللہ کی نیابت کا نام ہے۔ یہ نیابت دو طور سے ہوتی ہے۔

(۱) براہ راست انتخاب و تقرر سے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نبیوں کو مقرر فرماتا ہے۔

(۲) بالواسطہ انتخاب و تقرر سے۔ جیسے اللہ تعالیٰ خلفاء راشدین کو مقرر فرماتا ہے۔ ہر دو خلافتوں کا قیام ایک ہی نصب العین کی تکمیل کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی آسمانی بادشاہت کے انسانی قلوب میں قائم کرنے کے لئے۔

جب دنیا ظلمت کدہ بن جاتی ہے انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی اپنے برگزیدہ بندے کے دل پر نور نازل کرتا ہے۔ اور اسے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور فرماتا ہے۔ یہ انتخاب براہِ راست ہوتا ہے۔ اس میں کسی انسان کی رائے کا دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ خود اجتباء و اصطفاء فرماتا ہے۔ جب اس نبی کو ماننے والوں کی ایک جماعت بن جاتی ہے۔ اور وہ سالہا سال اس نبی کی زیر تربیت رہ کر کندن بن جاتے ہیں تو وہ برگزیدوں کا گروہ قرار پاتے ہیں۔ ان کے دل پاکیزہ اور ان کے دماغ صیقل ہو جاتے ہیں۔ وہ خدا کی مرضی پر چلنے والے بن جاتے ہیں۔ تو نبی کی وفات پر اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ آسمانی جماعت کے سربراہ کا انتخاب فرماتا ہے۔ مومنوں کی بے لوث آراء اپنے میں سے ایک شخص کا تقرر کرتی ہیں۔ جسے اصطلاح میں خلیفہ راشد کہتے ہیں۔ دونو جگہ نصب العین ایک ہوتا ہے۔ اور منزلِ مقصود بھی ایک ہوتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ خلافت نبوت کا تکملہ و تتمہ ہے۔ اور ہر نبوت کے بعد خلافت کا ہونا ضروری ہے۔

خلافت راشدہ

سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو مطلع کر دیا تھا۔ کہ میرے وصال کے فوراً بعد ایک دورِ خلافت راشدہ کا ہوگا۔ اور متعدد خلفاء راشد ہوں گے۔ جو میرے مشن کی تکمیل کے لئے برپا کئے جائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا تھا کہ سب مسلمان ان خلفاء کی اطاعت کریں۔ ان کے احکام کو مانیں اور ان کی تحریکات پر لبیک کہیں۔

اسمعوا و اطیعوا

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۹)

درمیانی حصہ ملکِ شاہیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں نہایت واضح رنگ میں فرمایا تھا۔

ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۱)

کہ آخری زمانہ میں امتِ محمدیہ میں پھر خلافتِ راشدہ کا دور آئے گا۔ ان خلفاء کے ذریعہ بھی غلبۂ اسلام کی سکیم کی تکمیل ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ امت کے سب افراد ان خلفاء کی بھی اطاعت کریں۔ ان کے احکام کو مانیں اور ان کی تحریکات پر لبیک کہیں۔ شارحین حدیث نے بالاتفاق لکھا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ سے متعلق ہے۔ یعنی خلافت راشدہ کا یہ دور اسی زمانہ میں شروع ہوگا۔

حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنی مشہور کتاب منصبِ امامت میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے

"امامتِ تامہ کو خلافت راشدہ خلافت علیٰ منہاج نبوت اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشۂ خلافت میں جلوہ گر ہوا تو نعمت ربانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہونچی اور کمال روحانی اسی رحمت ربانی کے کمال کے ساتھ نورٌ علیٰ نورٍ آفتاب کی مانند چمکا۔" (منصب امامت ص ۴۹)

غلبۂ اسلام کیلئے تین صدیاں

اس دورِ آخرین میں (تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں) اللہ تعالیٰ نے ہدایت عالمین کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود قرار دے کر مبعوث فرمایا۔ یہ انتخاب اصطفاء و اجتباء کے رنگ میں براہِ راست تھا۔ قرآن مجید کے مطابق یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبۂ اسلام کے کامل ظہور کے لئے مبعوث فرمایا۔ تا اس کا وعدہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ پورا ہو اور اسلام کی آخری اور کامل نشأۃ ثانیہ ہو۔ ادیانِ باطلہ پر اتمامِ حجت ہو مسلمانوں کو سچے مسلمان بننے کی توفیق نصیب ہو۔ اور ان کے قدم مضبوط معیار پر قائم ہو جائیں۔ اس کام کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے منہاج نبوت کے طریق پر تین صدیاں مقرر فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں اعلان فرمادیا کہ

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵)

جماعت احمدیہ میں خلافتِ راشدہ

جب ۱۹۰۵ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ کا الہام ہوا۔ اور آپ کو دنیا سے کوچ کی خبر دی گئی۔ تو ایک طرف تو آپ نے ساری جماعت کو بطور وصیت فرمایا۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت ص ۹-۱۰)

اور دوسری طرف انہیں خوشخبری دی کہ

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو دنیا میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت ص ۱۱-۱۲)

اس آسمانی عظیم پروگرام یعنی کامل غلبۂ اسلام کو پورا کرنے کے لئے جو طریق ہوگا اس کا ذکر آپ نے یوں فرمایا۔

(الف) "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(ب) "تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔"

(الوصیت صفحہ ۷)

خلیفۂ اوّل اور خلیفہ دوم کا انتخاب

الٰہی نوشتوں کے مطابق ۲۶ ؍ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔ آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت راشدہ کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ احد اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا۔ قدرت ثانیہ (خلافت) کے پہلے مظہر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ قرار پائے۔ اور آپ جماعت احمدیہ کے خلیفۂ اوّل مقرر ہوئے۔

غیر مبائعین کے اخبار پیغام صلح نے حال ہی میں اعتراف کیا ہے کہ

"حضرت مولانا کو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام جماعت نے بالاجماع خلیفہ منتخب کیا۔ اور آپ کا چھ سالہ دورِ خلافت مسیح موعودؑ ہی کے دورِ ماموریت کا گویا تتمہ تھا۔ جس کے دوران جماعت نے قدرتِ ثانیہ کی وہ شان دیکھی۔ جس کی خوشخبری مسیح موعودؑ نے الوصیت میں دی تھی۔"

(پیغام صلح ۱۵ ؍ اکتوبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳)

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۳ ؍ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوئی اور غلبۂ اسلام کی الٰہی سکیم اور الوصیت کی پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے اور مظہر کا ہونا بھی ضروری تھا۔ اور خلافتِ راشدہ کا سلسلہ احمدیہ میں دائمی اور غیر منقطع ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ ۱۴ ؍ مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو جماعت احمدیہ کے خلیفۂ دوم اور قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی کے طور پر اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا۔ ساری جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور الٰہی تائیدات کے ساتھ اسلام کا یہ کارواں اپنی منزل کی طرف سرعت سے رواں دواں ہوگیا۔

غیر مبائعین کا غلط موقف

اس جگہ افسوس سے ذکر کرنا پڑتا ہے کہ اس وقت کچھ تھوڑے سے لوگ اپنی انانیت اور نفسانیت کا شکار ہو گئے۔ اور خلیفہ دوم کی بیعت سے انکار کرنے کے باعث غیر مبائعین بن گئے۔ اور آخرکار انہوں نے جماعت احمدیہ میں خلافت الیسی آسمانی نعمت کے ہونے کا سرے سے انکار کردیا۔ حالانکہ خلافت راشدہ کا یہ شاندار دَور امتِ مرحومہ کی تمناؤں اور دلی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور اس سے اسلام کی عظمت کا قیام اور مسلمانوں کا تابناک مستقبل والبستہ ہے۔

قیامِ خلافت کے لئے دعائیں اور تمنائیں

حضرت مولانا سید اسمٰعیل صاحب شہیدؒ نے خوب فرمایا تھا کہ:-

"نزول نعمتِ الٰہی یعنی ظہور خلافتِ راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور ایسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیئے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا۔ اور خلیفۂ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہیئے شائد کہ یہ نعمتِ کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافتِ راشدہ اسی وقت ہی جلوہ گر ہوجاوے۔"

(منصب امامت صفحہ ۸۶ اردو ترجمہ مطبوعہ گیلانی پریس لاہور ۱۹۴۹ء)

علامہ اقبال نے ایک مقصد قرار دیا کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر

پھر اس کے حصول کے لئے خلافتِ راشدہ کو ضروری قرار دیا۔ کیا خوب کہتے ہیں ؎

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈھ کر اسلاف کا قلب و جگر

(بانگ درا صفحہ ۳۰۲)

خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات تو اتنی نمایاں اور عیاں ہیں کہ مدیر تنظیم اہلحدیث لاہور نے نہایت حسرت سے لکھا ہے کہ

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے۔ اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گری ہوئی ملتِ اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک کے اقتدار کے لئے زمین ہموار کی۔ کیا اسلام کے غلبہ اور قرآن کریم کے اقتدار کے لئے بھی کچھ کیا؟"

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ۱۲ ؍ ستمبر ۱۹۶۹ء)

ایسی عظیم نعمت سے کسی قوم یا گروہ کا محروم ہوجانا سخت افسوسناک ہے ہمارے نزدیک غیر مبایع بھائیوں کی ۱۹۱۴ء سے نعمتِ خلافت سے محرومی ان کے اپنے غلط اقدام کا نتیجہ ہے۔ ورنہ چھ سال تک خلافت اولیٰ کے دَور میں خلیفۂ اوّل کو ماننا اور خلافتِ ثانیہ کے دَور میں خلافت کا سرے سے ہی انکار کردینا قطعاً معقول بات نہیں تھی۔ بہرحال ہم خود کردہ را علاجے نیست کہہ کر ہم غیر مبائعین کے قصہ کو ختم کرتے ہیں۔ آئیے اب ہم آگے چلیں۔ (باقی)

اب چھوٹی قربانیوں پر قناعت کر لینے کا زمانہ نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام کے لئے بڑے نازک ہیں۔ ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے۔ اس لئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے لئے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور کھلیں گے انشاء اللہ"

پھر فرمایا:-

"اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پر جاکر لا رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے۔ جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں۔"

پس آؤ ہم عہد کریں کہ اس سال تحریک جدید کے چندوں میں ہم غیر معمولی اضافہ کرکے ہی دم لیں گے۔ اب چھوٹی قربانیوں پر قناعت کر لینے کا زمانہ نہیں رہا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سترہ آیات حفظ کرنے کے سلسلہ میں مجالس اطفال الاحمدیہ کی مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ۲۶ ؍ دسمبر ۱۹۶۹ء سے پہلے پہلے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرلیں۔ مجالس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹوں کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۶ دسمبر تک ۴۴ مجالس اطفال کے کل ۳۳۷۰ اطفال میں سے ۱۷۶۵ اطفال مکمل طور پر یہ آیات یاد کر چکے ہیں۔ اور باقی اطفال یہ آیات یاد کرنے میں مصروف ہیں۔ اس لحاظ سے ۵۲ فیصد سے زائد اطفال نے مقررہ وقت کے اندر یہ آیات یاد کر لی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ سترہ آیات یاد کرنے والے سب اطفال کو مرکز کی طرف سے سند خوشنودی جاری کی جا رہی ہے۔

ذیل میں ان سولہ مجالس اطفال کی فہرست دی جا رہی ہے۔ جن کے سو فیصد اطفال نے یہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے اطفال اور منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور باقی مجالس کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

- بتی ضلع پشاور
- چک ۳۳ شمالی ضلع سرگودھا
- چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا
- سادھوکی ضلع گوجرانوالہ
- کیلے ضلع شیخوپورہ
- شیخوپورہ
- پنڈی دیوا سنگھ ضلع ملتان
- بصیر پور ضلع ساہیوال
- شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ
- چک ۱۴۴/۷.R ضلع بہاولپور
- چک ۳۲۷/H.R "
- موضع جھول ضلع رحیم یار خان
- شریف مغلاں ضلع جیکب آباد
- کھنڈو ضلع لاڑکانہ
- رحمان آباد ضلع نواب شاہ
- نوکوٹ شہر ضلع تھرپارکر

عطاء المجیب راشد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستِ دعا

شاہد احمد پاشا صاحب جو حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے نواسے ہیں۔ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(آفتاب احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

دِل کی غفلت کا علاج

از ملک محمد شریف صاحب محمود آباد جہلم

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لِکُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ اِلَّا الْمَوْتَ کہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ سوائے موت کے کہ جب موت آجائے تو اس کا وقت ٹلایا نہیں جا سکتا۔ دل کی غفلت بھی ایک قسم کی بیماری ہے جس کا علاج روحانی ڈاکٹروں نے تجویز فرمایا ہے کہ اگر دل خدا کی طرف لگنے کی بجائے دنیا کی طرف راغب ہو۔ انسان خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا ہو لیکن دل ساتھ نہ دیتا ہو۔ بلکہ وہ اس طرف سے غافل ہو اور قبض کی کیفیت طاری ہو۔ تو اس وقت نماز اور استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور نماز میں دعا کرنی چاہیئے

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

کہ اے اللہ تعالیٰ تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری ڈال دے جیسی دوری کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۵)

نماز اور استغفار دونوں کے لئے مداومت اور صبر شرط ہے۔ بے صبری کے نتیجہ میں فائدہ کے بجائے نقصان ہوتا ہے دینی امور ہوں یا دنیوی دونوں میں کامیابی کے حصول کے لئے دکھ اٹھانا اور محنت و مشقت برداشت کرنا ضروری ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔

دل کی غفلت کے نتیجہ میں گناہ پیدا

. . . .

. . . . ہوتے ہیں اور بزرگوں کے اقوال کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا علاج تدبیر اور دعا ہے۔ یعنی انسان اپنے آپ کو گناہ سے دور رکھنے کے لئے اس کی حدود سے بھی بچے اور جہاں ذرا بھی شبہ پڑے کہ اس کے نتیجہ میں گناہوں میں مبتلا ہو جاؤں گا اس کام سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ

کہ تو اس امر کو ترک کر دے۔ جس میں شک ہے۔ بلکہ اس بات کو اختیار کر جس میں شک وشبہ کے آثار نہیں یعنی وہ یقینی بات ہے۔ گناہوں کے محرکات سے پرہیز اور ان کی حدود سے دوری اور اس کے لئے مشقت اور جدوجہد سے کام لینا یہی تدبیر ہے۔ لیکن یہ ہماری کوششیں اس بات کی ضمانت نہیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچ گئے اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شامل ہو گئے۔ بلکہ اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ یعنی اپنی طاقتیں استعمال کرنے کے بعد ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار اور دعا (نماز) کے ذریعہ استعانت طلب کریں کہ اے اللہ تعالیٰ ہم نے تیری دی ہوئی طاقتوں کو استعمال کر لیا ہے اب خود ہی ہماری مدد فرما۔ تو مقلب القلوب ہے۔ ہمارے دل کی غفلت کی حالت کو دور کر اور انشراح صدر عطا فرما تا ہم تیرے دربار میں قبول ہونے کے قابل ہو جاویں۔

نماز اور دعا دونوں کی قبولیت کے لئے یہ شرط ہے کہ انسان غفلت اور کسل سے کام نہ لے بلکہ محنت اور مشقت سے (نہ کہ غفلت سے) دعا کرے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہر کام کی ایک شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یا اگر اس میں سے ایک دو قطرہ پیئے تو کیا ہو گا؟ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۹)

خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں ہمیں دی ہوئی ہیں۔ وہ ایک ذخیرہ ہے جس کو خرچ کر کے ہم خدا تعالیٰ کی درگاہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن ان کو کس حد تک خرچ کرنا ہو گا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ

یعنی اے انسان تجھے اپنے رب تک پہنچنے کے لئے سخت محنت اور مشقت سے کام لینا پڑے تب ہی تو اس کی ملاقات کے قابل ہو سکے گا۔

پس دل کی غفلت کے علاج کے لئے بنیادی شرط یہی ہے کہ ہم ان طاقتوں کو استعمال کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہوئی ہیں اور تدبیر اور دعا دونوں کو استعمال کریں۔ اگر انسان اپنے نفس پر شفقت نہ کرے گا بلکہ محنت مشقت جدوجہد سے کام لیکر ہر قسم کے دکھ برداشت کرے گا تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو۔ کہ جو آگ میں گرنا چاہے۔ ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ مسلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے۔"

(البدر ۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

جو عاجزی اور انکساری سے خدا تعالیٰ کی راہ اختیار کر کے اس کی طرف جھکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے تعلق تھا۔ اور وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ

خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

اگر خدا تعالیٰ کے تعلق میں محنت مشقت مجاہدات اور دعاؤں سے کام لیا جائے تو اس کے نتیجہ میں دل کی غفلت ختم ہو جاتی ہے اور انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ہمارے رونے دھونے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کو ہمارے ان اعمال اور محنتوں کی کیا پرواہ ہے۔ بالکل خام خیال ہے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ خواہ وہ میرا پکارنا جہراً۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت اور تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا۔ تو ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۲)

پس محبت اور اخلاص سے تدبیر اور دعا دونوں کو استعمال کرے اور نفسانی خواہشات کو مار کر خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنے کے لئے پورا زور لگایا چاہیئے تا جب خدا تعالیٰ دیکھے کہ ہم نے اس کی دی ہوئی طاقتوں کا استعمال کر لیا ہے تو ہماری مدد کے لئے آئے۔ ہماری غفلت کو دور کر کے انشراح صدر عطا فرما دے تا ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا۔

(آمین)

حافظ سلطان احمد صاحب مرحوم

حافظ سلطان احمد صاحب ۳۰ دسمبر ۱۹۶۹ء کی شب کو وفات پا گئے۔ حافظ صاحب نے بچپن میں اپنے استاد حافظ میاں محمد دین صاحب موضع پوڑانوالہ سے قرآن کریم کی تعلیم پائی اور اسی دوران میں بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم جماعت کے مخلص خادم تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے۔ جماعت میں ایک معلم کی ڈیوٹی ادا کرتے تھے۔

وفات سے دس سال پہلے ہی صحت کمزور ہوگئی تھی۔ بہت کم نظر آتا تھا۔ اس حالت میں بھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ صرف خدا تعالےٰ سے دعا کرتے۔ کئی دفعہ دعا کی کہ اس چیز کی ضرورت ہے تو اللہ تعالےٰ نے وہ خودًا کسی آدمی کے ہاتھ وہ چیز بھیج دی۔ لوگ حیران ہوتے تھے کہ حافظ صاحب کا کوئی ذریعہ معاش نہیں پھر بھی ان کا گذارہ بہت اچھا ہو رہا ہے۔ دراصل حافظ صاحب خدا تعالےٰ کے شکر گزار بندے تھے۔ اور اس پر پورا توکل کرتے تھے۔ چندہ بھی باقاعدگی سے دیتے۔ جماعت کو ہر وقت بیدار دیکھتے تھے۔ ہر ایک کو نیک سلوک کی تلقین کرتے تھے۔ گاؤں کے غیر احمدی بھی آپ سے دعا کراتے تھے۔ اردگرد کے گاؤں میں جا کر تبلیغ کرتے۔ اور سارا سارا دن تبلیغ میں گذار دیتے تھے۔

جب کبھی کوئی مہمان آتا تو مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ جاتے وقت اس کے ساتھ جاتے اور اس کی پوری راہنمائی کرتے۔ ۱۹۲۹ء میں بارہ سال کی عمر میں بیعت کی اور ۵۲ سال عمر پائی۔ اپنے پیچھے دو بچے اور ایک بچی اور بیوی چھوڑی ہے۔ بچی کی شادی ہو چکی ہے مگر بچے بالکل چھوٹے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے لئے اللہ تعالےٰ بہتر سامان پیدا کرے۔ آمین

(نیاز علی قائد خدام الاحمدیہ پوڑانوالہ ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ جہاں آرا بیگم بنت محترم افضال احمد صاحب قریشی بھاگلپوری مرحوم جو مکرم مبارک احمد صاحب گولبازار ربوہ کی ہمشیرہ تھیں اتوار ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء کو نماز فجر کے وقت بعمر قریباً ۵۰ سال سیالکوٹ میں فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ اسی روز شام کو ربوہ لایا گیا۔ ۱۹ جنوری کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ بہت نیک خدمت گذار اور دیندار تھیں۔ ساری عمر بچوں کو قرآن پڑھانے کا شغف رہا۔ لمبی بیماری نہایت صبر و استقلال سے کاٹی مرحومہ نے ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

میں جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ اور خاص کر امیر ضلع سیالکوٹ خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ شہر اور دوسرے بزرگوں کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے نہایت اخلاص محبت اور ہمدردی سے جنازہ کا سب انتظام فرما کر ربوہ رخصت کیا۔ اسی طرح مکرم سید مسعود مبارک صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور دفتر وصیت کے عملے اور رحمت بازار دار الرحمت غربی ربوہ کے بعض نوجوانوں نے نماز جنازہ اور تدفین کے سلسلہ میں خاص ہمدردی کا سلوک کیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے گذارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دل سے دعائیں فرما کر ممنون فرماویں۔

(خاکسار کیپٹن صاحب دین۔ سیالکوٹ شہر)

تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خدمت دین کرنے والوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتا ہے اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں اُن کی بدنصیبی ہوگی۔ ہر وہ شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا۔ اُس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔"

(فرمودہ حضرت المصلح الموعودؓ)

پس احباب جماعت حضور رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دائمی ثواب کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصدی تعمیل نہیں ہو جاتی۔ ان کا کام مکمل نہیں ہو سکتا جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کر سکے ان سب کو آیات یاد کروانے کی خاص مہم جاری کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرار دادِ تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ناظمین کا اجلاس منعقدہ ۱۸ صلح / جنوری ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء اپنے عزیز بھائی سردار لطیف احمد صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر گہرے رنج و غم اور دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ مجلس کے اس نوعمر مستعد کارکن اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی والدہ ماجدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام علیٰ فرمائے۔

(اراکین مجلس ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی یکم فروری سے سات فروری تک

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کا تیسرا مہینہ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ لیکن بہت سی مجالس کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی۔ اسلئے مرکزی آمد میں سال گذشتہ کی نسبت کمی واقع ہوگئی ہے۔ قائدین حضرات سے گذارش ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یکم فروری سے سات فروری تک ہفتہ وصولی منائیں اور ہفتہ کے اختتام پر رپورٹ کارگزاری اور وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت طبیب

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ میں ایک مستند طبیب استاد کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی طبیہ کالج کا مستند ہو۔ کسی طبیہ کالج میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔

۲۔ تمام درخواستیں پرنسپل صاحب کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ کے نام مقامی

۳۔ امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش اور دیگر اسناد کے ساتھ مورخہ ۲/۲/۷۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

سید محمود احمد ناصر

قائمقام پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر مملکت کا اظہار افسوس

راولپنڈی ۲۱ر جنوری۔ صدر یحییٰ خان نے پلٹن میدان میں جماعت اسلامی کے جلسہ میں تصادم کے واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا انہوں نے غنڈہ گردی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ تشدد کے ذریعہ معاملات کو طے کرنا چاہتے ہیں۔ وہ زبان سے خواہ کیسے ہی نعرے بلند کریں لیکن ان کا یہ فعل اس بات کا غماز ہے کہ انہیں نہ صرف اپنے موقف بلکہ جمہوریت پر بھی کوئی یقین نہیں ہے انہوں نے سیاسی جماعتوں اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پُر امن فضا برقرار رکھنے میں حکومت سے تعاون کریں تاکہ سیاسی سرگرمیاں آزادانہ فضا میں بلا روک ٹوک جاری رکھی جا سکیں۔

صدر یحییٰ نے کہا ہے کہ ڈھاکہ کے ایک سیاسی جلسہ میں مخالف پارٹیوں کے ارکان کے درمیان تصادم کے سبب دو افراد کی افسوسناک موت سے مجھے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ میں تشدد کے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔

صدر مملکت نے کہا جمہوریت ایک ایسا طرز حکومت ہے جس میں پارٹیاں دلائل سے اپنے پروگراموں کی اچھائیاں بیان کرتی ہیں۔ اور اس نظام کا انحصار ایک دوسرے کے نقطۂ نظر اور تصورات کے بارے میں رواداری پر ہے۔

انہوں نے کہا کہ تشدد سے کام لینے والے عوام کو پر امن طور پر اقتدار منتقل کرنے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اس لئے جو بھی شخص تشدد برتتا ہے وہ عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ رائے عامہ کو سختی کے ساتھ اس قسم کی غنڈہ گردی کی مذمت کرنی چاہیئے تاکہ جس قسم کا تشدد ڈھاکہ میں ہوا ہے اس قسم کی غنڈہ گردی کو دوبارہ سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

شرپسند عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے گی

لاہور ۱۹ر جنوری۔ مغربی پاکستان پولیس ایسے شرپسند عناصر کی فہرستیں مرتب کر رہی ہے جو موجودہ انتخابی مہمات کے دوران سیاسی جماعتوں کے آلۂ کار بن کر امن عامہ کے لئے خطرہ پیدا کر سکتے ہیں۔

صوبائی پولیس انتخابات تک نہ صرف غنڈوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے گی بلکہ ان کو نیک چلنی کا پابند کرنے کی کوشش بھی کرے گی ان اقدامات کا مقصد ایسی فضا پیدا کرنا ہے جس میں تمام سیاسی جماعتیں سکون و اطمینان کے ساتھ عوام کے سامنے اپنا اپنا پروگرام پیش کر سکیں۔ اور سیاسی جلسے جلوس کا سلسلہ پُر امن طور پر جاری رہ سکے

پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۶۰ کو پوری قوت سے نافذ کیا جائے اور جو بھی شخص خواہ وہ کتنی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو اس ضابطے کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کرے اس کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے یہ مارشل لاء ریگولیشن انتخابی سرگرمیوں کو امن و امان اور معقولیت کی حدود کے اندر رکھنے کی غرض سے نافذ کیا گیا تھا۔

ابوظہبی کے حکمران کا پرتپاک خیر مقدم

راولپنڈی ۲۰ر جنوری۔ ابوظہبی کے حکمران شیخ زید بن سلطان النہیان نے صدر یحییٰ خان کی دعوت پر پاکستان کا تین روزہ سرکاری دورہ شروع کر دیا ہے وہ کل جب کراچی سے راولپنڈی پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

صدر یحییٰ خان نے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر ابوظہبی کے حکمران کو خوش آمدید کہا۔ دونوں سربراہوں نے بڑی گرمجوشی سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے کی خیریت دریافت کی۔ دو بچوں نے جو خوبصورت لباس پہنے تھے۔ معزز مہمان کو گلدستے پیش کئے صدر مملکت نے شاہی مہمان کا تعارف چیف آف سٹاف لفٹننٹ جنرل عبدالحمید خان، میجر جنرل گل حسن سے کرایا۔ ایک فوجی دستے نے معزز مہمان کو گارڈ آف آنر پیش کیا ہوائی اڈے کی تقریبات کے بعد فرمانروائے ابوظہبی صدر مملکت کے ساتھ صدر کے مہمان خانے چلے گئے۔ رات کو صدر یحییٰ خان نے معزز مہمان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

ہنگامہ کے سلسلہ میں اسی افراد گرفتار

ڈھاکہ ۱۹ر جنوری۔ اتوار کے روز پلٹن میدان میں جماعت اسلامی کے جلسہ میں جو ہنگامہ ہوا تھا اس کے سلسلہ میں اسی افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۲۰

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم۔ کیپیٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت پرچہ جات لکھیں

محمود صاحب محمد قیصر اینڈ ورکسٹ ہمن آباد۔ لائل پور

درخواست دعا

برادرم ظفر اقبال احمد صاحب نائب قائد تحصیل لاہور محکمہ ریلوے کی طرف سے مزید ٹریننگ لینے کے لئے جنوری ۱۹۷۰ء کے آخری ہفتہ میں مغربی جرمنی جا رہے ہیں دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اُن کا حامی و ناصر ہو۔ اور خیریت سے کر جائے اور خیریت سے واپس لائے۔ آمین۔

(منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

۲۔ میں نے امسال مڈل کے وظیفہ کا امتحان دینا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبشر احمد معرفت احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ۔)

خریداران الفضل سے گذارش

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں عنقریب دوبارہ شائع کی جا رہی ہیں۔ جن احباب نے اپنے پتہ میں کوئی درستی کروانی ہو یا اپنا پتہ تبدیل کروانا ہو تو براہ مہربانی اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے اطلاع دیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۲۰

مکرم نور الحق صاحب منظہر ۱۹ رحمت بلڈنگ مغلپورہ (لاہور) تحریر فرماتے ہیں۔

"خاکسار کی والدہ ۲۰ سال سے دمہ کے مرض میں مبتلا تھیں استھما کیپسولز (ASTHAMA CURE) کی چار خوراکیں استعمال کرنے سے انہیں آرام آگیا۔"

قیمت مکمل کورس ۱۰/- روپیہ۔ ڈاک خرچ ۱/۵۰ سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔

یحییٰ ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہدرہ داتا اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گول بازار۔ ربوہ

جانوروں کے اپھارہ کی مجرب دوا
شفائے اپھارہ۔ قیمت ۷۵/ درجن ۶/-
تیار کردہ، شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

مالی قربانیاں خلوص قلب کے ساتھ محض اللہ کے لئے کیجئے

تا وہ اللہ کے حضور مقبول ٹھہریں اور ان سے بیش بہا نتائج پیدا ہوں

دُنیا کو مقصود بالذات قرار دے کر اگر ایک انسان خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے تو خدا کے ہاں مقبول نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کا مقصد دُنیا کا حصُول ہوتا ہے۔ خدا کو حاصل کرنا نہیں اور اس کے دِل میں دُنیا کی محبت جاگزیں ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں۔

لیکن جس شخص کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کو پانا اور اس کی محبت اور رضا کو حاصل کرنا ہو وہ اس کی خاطر عزّ و جاہ اور دنیوی مال و متاع کو قربان کر کے خالی ہاتھ اس کے حضور حاضر ہوتا ہے صافی قلب کے ساتھ جس میں خدا کی محبت جلوہ گر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا اور اسکی قربانیوں کو نوازتا ہے۔ اسے وہ کچھ دیتا اور اسکی قربانیوں سے وہ نتائج پیدا کرتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے شرط یہ ہے کہ نفسانی خواہشات پر انسان موت وارد کرے اور خالصۃً اللہ کے لئے ہو جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اسکی دستگیری کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۹۸)

پس مالی قربانیاں، خلوص قلب کے ساتھ محض اللہ کے لئے کیجئے خالصۃً للہ اسکی رضا اور محبت کے حصول کے لئے تا وہ اللہ کے حضور مقبول ٹھہریں۔ اور ان سے خدا کے فضل سے بیش بہا نتائج پیدا ہوں۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

مجاہدین توجہ کریں

۲ر فروری ۱۹۷۰ء سے مجاہد ٹریننگ شروع ہو رہی ہے۔ تمام مجاہدین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے ضروری تیاری کر لیں اور یکم فروری کو مجھ سے مل کر ٹریننگ کے اوقات اور پروگرام کا علم حاصل کر لیں۔ کوئی مجاہد غیر حاضر نہ ہو۔

محمد قاسم خان بی اے
مجاہد کمپنی کمانڈر۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے وی پی

ماہ جنوری کا رسالہ ۲۰ر تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے درخواست ہے کہ احباب وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا

بندہ کچھ عرصہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(حکیم محمد عبد العزیز گول بازار ربوہ)

محترم امراء اضلاع اور صدر صاحبان سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک برائے حفظ سترہ ابتدائی آیات از سورہ بقرہ کے بارے میں ہر جماعت کے صدر اور امیر کی طرف سے جلد رپورٹ آنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے کتنے افراد مردوں اور لڑکوں اور مستورات نے یہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ سب کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہونا چاہیئے۔

اس بارے میں پوری رپورٹ مورخہ ۱۰ر فروری کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش ہوگی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹ نہ آئے گی ان کا نام بھی افسوس سے ذکر کرنا پڑے گا۔

درخواست ہے کہ جملہ امراء اضلاع اس بارے میں خاص کوشش فرمائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس میں ایم ایس سی فزکس کے لئے مندرجہ ذیل عملہ کی فوری ضرورت ہے۔

۱۔ فزکس لائبریری کے لئے ایک ٹرینڈ لائبریرین جو خوش اسلوبی سے لائبریری چلا سکے

۲۔ ایک ٹرینڈ مکینک جو لیتھ اور بنچ فٹنگ وغیرہ کے کام کا بخوبی تجربہ رکھتا ہو۔

اِن دونوں اسامیوں پر تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب فوری طور پر درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترمہ تمیزہ خاتون صاحبہ اہلیہ شیخ جمیل احمد صاحب امروہوی وفات پا گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم شیخ برکت علی صاحب اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل کی والدہ صاحبہ محترمہ تمیزہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم شیخ جمیل احمد صاحب امروہوی صدر لنگیا حال مقیم قادیان ۱۵ر جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعرات ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ربوہ میں بعمر ۸۱ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۶ر جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بموجب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر حسب وصیت مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم قاضی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک پابند صوم و صلوٰۃ خلیق و ملنسار اور منکسر المزاج تھیں۔ حسب استطاعت غربا کی مالی امداد فرماتیں سلسلہ سے خاص لگاؤ تھا۔ چالیس سال کی عمر میں پورے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھا نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بیماری کے باوجود کئی عورتوں کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھاتی رہیں۔ مرحومہ نے تین بیٹے ایک پوتا اور ایک پوتی اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵